www.wilayattimes.com
اشاعت کا دوسرا سال

ہفت روزہ ولایت ٹائمز سرینگر

WILAYAT TIMES

الله کی ولایت مومنین اور متقین پر ہے وہ انھیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے

جلد:3 ☆ شمارہ نمبر:36 ☆ تاریخ:18 دسمبر تا 24 دسمبر 2017ء بمطابق 29 ربیع الاول تا 5 ربیع الثانی 1439ھ ☆ صفحات:8

کیا او آئی سی کا اجلاس اسرائیل کو تسلیم کرنے کیلئے تھا؟

تحریر: ثاقب اکبر

ترک صدر رجب طیب اردگان کی دعوت پر 13 دسمبر 2017ء کو استنبول میں اسلامی تعاون تنظیم (OIC) کا ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ یہ اجلاس امریکی صدر ٹرمپ کی طرف سے گذشتہ دنوں بیت المقدس کو اسرائیلی دارالحکومت تسلیم کرنے کے خلاف ردعمل ظاہر کرنے کے لئے بلایا گیا تھا۔ اس میں 57 رکن ممالک کے 20 اراکین کے ریاستی یا حکومتی سربراہ شریک ہوئے، جن میں پاکستان کے وزیراعظم شاہد خاقان عباسی بھی شامل تھے۔ دیگر ممالک کے نسبتاً دوسرے اور تیسرے درجے کے نمائندوں نے شرکت کی، جو اپنے طور پر ایک باعث افسوس امر ہے۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ترک صدر رجب طیب اردگان نے اسرائیل کو دہشت گرد ریاست قرار دیا اور اقوام عالم سے مطالبہ کیا کہ وہ مقبوضہ بیت المقدس کو فلسطین کا دارالحکومت تسلیم کریں۔ فلسطین کے صدر محمود عباس نے امریکی فیصلے کو عالمی قوانین کی خلاف ورزی قرار دیا اور کہا کہ مقبوضہ بیت المقدس فلسطین کا دارالحکومت تھا، ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ کسی بھی ملک کو اپنا سفارتخانہ مقبوضہ بیت المقدس منتقل کرنے کا حق نہیں۔ اردن کے شاہ عبداللہ دوم نے کہا کہ امریکی فیصلے سے خطے میں تشدد میں اضافہ ہوا ہے۔ پاکستان کے وزیراعظم شاہد خاقان عباسی نے کہا کہ او آئی سی اور امت مسلمہ کے لئے واحد اور متفقہ روڈ میپ آزاد فلسطین اور القدس ہونا چاہیے۔ پاکستان قابل عمل اور آزاد فلسطینی ریاست کا قیام چاہتا ہے۔ ایران کے صدر ڈاکٹر حسن روحانی نے اس موقع پر کہا کہ وہ فلسطینیوں کے قانونی حقوق کے لئے تمام مسلم ممالک کے ساتھ غیر مشروط تعاون پر تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ القدس ہماری ترجیح ہونا چاہیے۔

یہ تمام اور ایسے سارے زوردار بیانات اپنی جگہ پر، لیکن یہ حقیقت ہے کہ بہت سے مسلمان راہنماؤں نے اپنی تقریروں میں فلسطین کے مسئلے کے دو ریاستی حل کا بار بار تکرار کیا اور یہی بات ہمیں اس اعلامیے میں بھی دکھائی دیتی ہے، جو کانفرنس کے آخر میں جاری کیا گیا۔ پاکستان کے وزیراعظم شاہد خاقان عباسی نے اپنی تقریر میں کہا کہ پاکستان امریکہ پر زور دیتا ہے کہ وہ بیت المقدس کو اسرائیلی دارالحکومت بنانے کا اپنا فیصلہ تبدیل کرے اور سلامتی کونسل کی قراردادوں کی تعمیل کرتے ہوئے دو ریاستی حل کا آغاز سرنو اعادہ کرے۔ یہی بات ہمیں پاکستان کے وزیر خارجہ خواجہ محمد آصف کے بیان میں بھی دکھائی دیتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ اپنے فیصلے پر نظرثانی کرے، یہ امریکہ کے قابل اعتبار مذاکرات کار کی حیثیت سے مشرق وسطیٰ کے امن عمل کے حل کے لئے ضروری ہے۔ انہوں نے یہ بات او آئی سی کے غیر معمولی کونسل آف منسٹرز کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ اس سے پہلے پاکستان کے وزیر خارجہ خواجہ آصف اپنے ایک ٹویٹ میں بھی دو ریاستی حل کا ذکر کر چکے ہیں۔ ان کے بعد پاکستان کے دفتر خارجہ کے ترجمان نے بھی دو ریاستی حل کا ذکر کیا ہے۔ ہم یہاں پر یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ دو ریاستی حل کا مطلب یہ ہے کہ فلسطین کے دو حصے ہوں گے، ایک طاقتور اور بڑا حصہ اسرائیل کہلائے گا اور دوسرا چھوٹا، کمزور اور ناتواں حصہ فلسطین قرار پائے گا۔ اس طرح اسرائیل کو گویا تسلیم کرنے کا اعلان کیا جا رہا ہے۔ دو ریاستی حل درحقیقت فلسطینیوں کے حقوق کی پامالی کا نام ہے۔ یہ درست ہے کہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے دو ریاستی حل کی بات شروع کی، تاکہ اسرائیل کو جواز بخشنے کے لئے راستہ ہموار کیا جائے۔ بہت سے مسلمان ملک اگرچہ اب بھی اسرائیل کو ایک قانونی ریاست تسلیم نہیں کرتے لیکن امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے ایک ایسی فضا قائم کر رکھی ہے، جس کے تحت اب عالمی ادارے مشرق وسطیٰ کے اس مسئلے کے دو ریاستی حل پر ہی اپنی تان توڑتے ہیں۔

او آئی سی پر ویسے تو مسلمان عوام کو اب کوئی اعتماد نہیں رہا اور اس نے عملی طور پر مسلمانوں کی بھلائی اور بہتری کے لئے کوئی کردار ادا نہیں کیا، بلکہ وہ بھی اقوام متحدہ کی طرح امریکی مفادات کی آلۂ کار بن چکی ہے، لیکن کبھی کبھار اسے اچھے مقاصد کے لئے اب بھی استعمال کر لیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس سے پہلے بھی ایک قرارداد میں او آئی سی فلسطینی مسئلے کے دو ریاستی حل کو قبول کرنے کا عندیہ دے چکی ہے اور اب پھر اس نے اس کا تکرار کیا ہے۔ چنانچہ تازہ ترین استنبول اعلامیے میں کہا گیا ہے:

We.... Reaffirm our attachment to the just and comprehensive peace based on the two state solution with east Jerusalem as the capital of the State of Palestine

ہم ایک مرتبہ پھر منصفانہ اور جامع حل سے اپنی وابستگی کا اظہار کرتے ہیں، جو دو ریاستی بنیاد پر ہوگا، جس میں مشرقی یروشلم فلسطینی ریاست کا دارالحکومت ہوگا۔ یہی وہ پس منظر ہے، جس کی وجہ سے ہم یہ سوال کرنے پر مجبور ہوئے ہیں کہ کیا او آئی سی کا اجلاس اسرائیل کو تسلیم کرنے کے لئے تھا۔ باریک بینی کے ساتھ دیکھیں تو اسی عبارت میں مغربی یروشلم کو اسرائیلی دارالحکومت کے طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اس عبارت کا یہی مطلب برصغیر کے کالم نگار محمد اسلم خان نے سمجھا ہے۔ انہوں نے ''یروشلم، اردگان اور زمینی حقائق'' کے زیر عنوان نوائے وقت میں 15 دسمبر کو لکھا ہے: امریکہ سے سفارتی تعلقات توڑنا تو دور کی بات ہے، او آئی سی نے امریکہ اور اسرائیل کے خلاف کوئی عملی اقدام کرنے کی جرات نہیں دکھائی۔ او آئی سی نے مشرقی یروشلم، مقبوضہ بیت المقدس کو فلسطین کا دارالحکومت قرار دے دیا ہے، جس سے مغربی یروشلم پر اسرائیلی قبضے کو از خود ہی سند جواز مل جاتی ہے۔

دو ریاستی حل کے پس منظر کو دیکھا جائے تو اسے یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ جیسے کسی کے گھر پر باہر سے آکر کچھ ڈاکوؤں نے قبضہ کر لیا ہو۔ گھر کے پانچ کمروں میں سے چار پر ڈاکو قابض ہوں اور انہوں نے ایک کمرے میں مالک مکان اور اس کے خاندان کو یرغمال بنایا ہوا ہو اور ان کو فقط زندہ رہنے کے لئے باہر سے ان کے جاننے والوں کے ذریعے تھوڑا بہت کھانا اور پانی آنے کی اجازت دیتے ہوں۔ اب شہر کے چند بڑے ان کی مدد کو پہنچے ہوں اور وہ کہتے ہوں کہ آپ اس پر تیار ہو جائیں کہ اس گھر کے دو حصے کر لیتے ہیں اور ایک حصہ ان ڈاکوؤں کو دے دیتے ہیں اور ایک پر آپ گزارا کر لیں۔ فلسطین کے دو ریاستی حل کا اس کے علاوہ کوئی مطلب نہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ 1947ء سے پہلے اس علاقے میں اسرائیل نام کی کوئی ریاست موجود نہ تھی۔ عالمی سطح پر ایک سازش کے ذریعے، یہودیوں کے مذہبی جذبات کو ابھار کر، انہیں مظلوم قرار دے کر پوری دنیا سے اس خطے میں منتقل کیا گیا۔ دھونس، دھاندلی، مکر اور ظلم کے ذریعے فلسطینیوں سے ان کی زمینیں چھینی گئیں۔ انہیں جلاوطن ہونے پر مجبور کیا گیا۔ وہ اس وقت سے کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی آزادی کی جدوجہد جاری رکھی اور جب عالمی سطح پر یہ محسوس کیا گیا کہ فلسطینی اپنی اس جدوجہد کو ختم نہیں کریں گے تو پھر ''دو ریاستی حل'' کا ڈول ڈالا گیا۔ دو ریاستی حل فلسطینیوں کے حقوق کی نفی اور صیہونیت اور استعمار کے ظلم کی تائید کے سوا کیا کہلا سکتا ہے۔ ترکی کے صدر رجب طیب اردگان کے بعض بیانات سے اگرچہ عالم اسلام میں ان کے لئے ایک بڑی امید پیدا ہو گئی ہے، ماضی میں استنبول عثمانی خلافت کا دارالخلافہ بھی رہ چکا ہے، اردگان اپنے آپ کو اسلامی راہنما اور اخوان المسلمین کا ہمدرد بھی ظاہر کرتے ہیں، اس وجہ سے ذوال سے دوچار امت اسلامیہ میں ان کے بارے میں ایک حسن ظن کا پیدا ہونا فطری ہے۔

دوسری طرف یہ بھی حقیقت ہے کہ ترکی اس وقت تک امریکی قیادت میں قائم فوجی اتحاد نیٹو کا رکن ہے اور نیٹو کے فوجی اڈے ترکی کی سرزمین پر موجود ہیں۔ ترکی کے اسرائیل سے فوجی، اقتصادی اور سفارتی تعلقات کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ یہاں تک کہ اسی روز جب استنبول میں عالم اسلام کی کانفرنس منعقد ہو رہی تھی، صیہونی حکومت کے وزیر اطلاعات و روابط نے اعلان کیا کہ ترکی کے صدر رجب طیب اردگان کے جارحانہ الفاظ دونوں حکومتوں (ترکی و اسرائیل) کے مابین تجارتی تعلقات میں کمی کا باعث نہیں بنے بلکہ انہی دنوں میں ان روابط میں اضافہ ہوا ہے۔ خبر رساں ایجنسی اسپوتنک نے عبرانی روزنامہ معاریو کے حوالے سے یہ بیان جاری کیا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ اردگان ہم پر بہت لفظی حملے کرتے ہیں اور ہم انہیں جانتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اس کا ردعمل ظاہر نہ کریں، لیکن اردگان کے اسرائیل پر یہ اعتراضات اسرائیل سے ان کے وسیع تجارتی روابط کو نہیں روکتے، جو خلیج فارس کے تمام ممالک سے ترکی کے تجارتی تعلقات کا 25 فیصد ہیں۔ ہمارے ترکی سے بڑے اچھے تعلقات ہیں، ہم جانتے ہیں کہ اردگان اپنے آپ کو دنیا میں اخوان المسلمین کے قائد کی حیثیت سے متعارف کروانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ البتہ ہمارے ترکی سے بہت وسیع تعلقات ہیں۔ ترکی کی ہوائی سروسز اسرائیل تک اور اسرائیل سے حمل و نقل کے اعتبار سے سب سے زیادہ کردار ادا کر رہی ہیں۔ اس اثنا میں ایران کی وزارت خارجہ کے ترجمان بہرام قاسمی نے وضاحت کی ہے کہ او آئی سی کی طرف سے جاری اعلامیے کے بعض نکات پر ہمیں تحفظات ہیں اور ہم نے اس کا اظہار استنبول میں بھی کیا ہے۔ اس اعلامیے میں ایسی عبارات جس میں صیہونی ریاست کو ایک طرح سے تسلیم کرنے کا اشارہ کیا گیا ہے، پر ہم نے اپنے تحفظات کا اظہار کیا ہے۔ اے کاش پاکستان کی قیادت بھی یہی نقطہ نظر اختیار کرے، کیونکہ پاکستان نے ابھی تک سرکاری طور پر اسرائیل کو ایک جائز ریاست کے طور پر تسلیم نہیں کیا اور بانی پاکستان سے وابستگی کا تقاضا بھی یہی ہے کہ پاکستان ہرگز اس ناجائز ریاست کو جائز تسلیم نہ کرے۔ پاکستان کی پارلیمنٹ نے بھی ابھی تک اس سلسلے میں کوئی بحث نہیں کی اور ہمیں یقین ہے کہ جب بھی عوام کے نمائندوں کے سامنے یہ موضوع پیش کیا جائے گا، وہ فلسطین کی سرزمین پر مسلط صیہونی ریاست کو ہرگز تسلیم کرنے کی تائید نہیں کریں گے۔

قدس یہودیت کا مرکز و یہودیوں کیلئے مقدس ہے

سعودی عرب میں مشرق وسطیٰ کیلئے تحقیقاتی مرکز کے مدیر اعلیٰ

ریاض (سعودی عرب کے شہر جدہ میں مشرق وسطی کیلئے تحقیقاتی مرکز کے مدیر اعلی نے امریکی چینل کے ساتھ ایک انٹرویو میں ٹرمپ کے یروشلم اعلان کی تائید کرتے ہوئے قدس کو یہودیت کا مرکز قرار دیا۔ ''ولایت ٹائمز'' نے خبر رساں ادارہ ''وطن عرب'' کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ سعودی عرب کے شہر جدہ میں مشرق وسطی کیلئے تحقیقاتی مرکز کے مدیر اعلی عبدالحمید حکیم نے ایک امریکی ٹی وی چینل ''الحرۃ'' کو دیئے گئے انٹرویو میں دعوی کیا کہ ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے یروشلم کو اسرائیل کی دارالحکومت قرار دینے کے رسمی اعلان نے بات چیت کے جمود کو توڑ کر اسے جاری کر دیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں بحیثیت عرب اس بات پر ایمان ہونا چاہیے تاکہ فریق مخالف بھی اسے بخوبی سمجھ سکے۔ ہمیں مد مقابل کی خواہش کو مدنظر رکھنا چاہیے تاکہ صلح کے مذاکرات میں کامیاب ہو سکیں۔ ہمیں اس بات کو قبول کرنا چاہیے کہ ''قدس یہودیت کا مرکز ہے اور یہودیوں کے لئے مقدس ہے جیسے مدینہ اور مکہ مسلمانوں کے لئے مقدس ہے۔ ادھر سعودی باشندوں نے سماجی نیٹ ورکنگ سائٹس پر اس بیان کی شدید الفاظ میں مذمت کی اور اس کو مسترد کر کے مشرق وسطی کیلئے تحقیقاتی مرکز کے مدیر اعلی عبدالحمید حکیم کو اسرائیل کا حامی قرار دیا۔

مسجد الاقصی مسلمانوں کے لئے حرمین الشریفین کی طرح مقدس ہے: شیخ الازہر

قاہرہ (مصری یونیورسٹی الازہر کے شیخ احمد الطیب نے کہا ہے کہ مسجد الاقصی مسلمانوں کے لئے حرمین الشریفین کی طرح مقدس ہے سعودی عرب کی بیت المقدس پر عدم توجہ اس کے ایمان کی کمزوری اور عدم ایمان کی علامت ہے۔ مصری یونیورسٹی الازہر کے شیخ احمد الطیب نے کہا ہے کہ مسجد الاقصی مسلمانوں کے لئے حرمین الشریفین کی طرح مقدس ہے سعودی عرب کی بیت المقدس پر عدم توجہ اس کے ایمان کی کمزوری اور عدم ایمان کی علامت ہے۔ احمد الطیب نے کہا کہ بیت المقدس کا ایک پتھر بھی ایسا نہیں جسے دیکھ کر یہ کہا جائے کہ یہاں یہودیوں کا معبد موجود تھا۔ شیخ الازہر نے آیات قرآنی اور احادیث کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اسلام سے پہلے بھی عرب اس علاقہ میں آباد تھے اور یہ سرزمین عربوں سے متعلق ہے اور اس سرزمین کے بارے میں صیہونیوں کا دعوی باطل اور بے بنیاد ہے۔

جموں میں یک روزہ سیرۃ النبیؐ اور وحدت کانفرنس منعقد

ایران، ہندوستان اور جموں وکشمیر کے مختلف مذاہب و مسالک سے وابستہ علمائے دین، سیاسی قائدین، دانشوروں اور عوام کی بھاری جمعیت کی شرکت، اتحاد امت پر شدید زور

جموں /ولایت ٹائمز ڈیسک / ریاست جموں کشمیر کے سرمائی دارالحکومت جموں میں عید میلاد النبیؐ اور ہفتہ وحدت کی مناسبت سے یک روزہ عالمی سیرت پیغمبرؐ اور وحدت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں بیرون و ریاست بھر کے مختلف مذاہب و مسالک سے وابستہ علمائے کرام، دانشوروں اور عوام کی بھاری جمعیت نے شرکت کی۔ ''ولایت ٹائمز'' کو موصول اطلاعات کے مطابق شیعہ فیڈریشن جموں اور آل انڈیا مسلم سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے اشتراک سے جموں کے کربلا کمپلیکس میں یک روزہ عظیم الشان ''سیرت پیغمبرؐ و اتحاد بین المسلمین کانفرنس'' دو نشستوں پر مشتمل تھی اور پہلی نشست کی صدارت ریاستی حج اور اوقاف کے وزیر سید فاروق احمد اندرابی جبکہ دوسری نشست کی صدارت سابق وزیر و نیشنل کانفرنس کے سینئر لیڈر اور ایم ایل اے بڈگام آغا سید روح اللہ نے انجام دی۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مہمان خصوصی اسلامی جمہوریہ ایران کے معروف مذہبی اسکالر حجت الاسلام والمسلمین سید ظہیر الموسوی نے سیرت النبیؐ پر روشنی ڈالی اور مسلمانوں کے تمام مسائل کا قرآن اور پیغمبرؐ کی تعلیمات کے سایہ میں ممکن قرار دیا۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی طرف سے مسلمانوں کے قبلہ اول بیت المقدس کو اسرائیلی دارالحکومت تسلیم کرنے کے فیصلے کو ایک گہری سازش قرار دیتے ہوئے انہوں نے اس بات سے خبردار کیا ہے کہ اگر مسلمان غافل رہے تو اگلا نشانہ مکہ اور مدینہ ہوں گے۔ ایرانی عالم دین نے کہا کہ بہت سے مسلمان غافل ہیں اور دشمن سازش پہ سازش رچ رہا ہے۔ ان کا کہنا تھا ''مراجع اکرام نے اس پر بار بار توجہ دلائی اور قبلہ اول کی آزادی کی اہمیت بیان کی۔ ٹرمپ کا فیصلہ بہت ہی گہری سازش ہے اور اگر ہم غافل رہے تو آج بیت المقدس ہے تو کل مکہ و مدینہ ہوں گے۔ ہمیں اس پر رہبر معظم کی آواز پر لبیک کہنا چاہیے اور امریکی وصیہونی عزائم کے خلاف احتجاج کرنا چاہیے''۔ ڈاکٹر سید ظہیر الموسوی کا کہنا تھا کہ اسلام کے مقابلے دشمن نے تین طریقے استعمال کئے جن میں پہلا طریقہ شیطانی کتابوں کی اشاعت تھی جس کو امام خمینیؒ نے فتویٰ دے کر ناکام بنایا اور دوسری سازش رسول اسلامؐ کے خلاف کارٹون بنا کر رچی گئی لیکن وہ بھی ناکام بنادی گئی اور اب تیسری سازش پر عمل ہو رہا ہے جو بڑی ہی خطرناک ہے اور جس میں دشمن کافی آگے بڑھ چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان کو مسلمان کا دشمن بنانا تیسری سازش ہے لہٰذا مسلمانوں کو اس سے ہوشیار رہنا چاہیے۔ ان کا کہنا تھا ''جو گلا کاٹ رہا ہے وہ بھی لا الہ الا اللہ کہہ رہا ہے اور جس کا گلا کٹ رہا ہے وہ بھی لا الہ الا اللہ کہہ رہا ہے، یہ کونسا اسلام ہے''۔ انہوں نے کہا کہ اس گہرے منصوبے میں دشمن کو کافی حد تک کامیابی بھی ملی ہے جس کا ثبوت عراق و شام اور لیبیا ہیں جہاں تباہی مچی ہوئی ہے اور اسلامی آثار کو نیست و نابود کیا جارہا ہے اور اسی طرح سے پاکستان کو دیکھیں جہاں بھی مسلمان مسلمان کو مار رہا ہے لیکن آپ ان تمام واقعات کی جڑیں دیکھیں جو امریکہ اسرائیل اور ان پٹھوؤں سے ملیں گی''۔ انہوں نے کہا کہ داعش، لشکر جھنگوی، الشباب، انصار السنہ اور اس قبیل کی دیگر جماعتیں تکفیریت کی فکر رکھنے والی ہیں اور ان کی بنیاد اس لئے رکھی گئی تاکہ مسلمانوں کو آپس میں تقسیم کرکے لڑایا جاسکے اور اس فکر نے لاکھوں لوگوں کا قتل کیا جن میں شیعہ کم اور سنی زیادہ مارے گئے۔ ان کا کہنا تھا کہ آج کے زمانے میں وحدت بے حد ضروری ہے اور رہبر معظم آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای بار بار اس کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو آواز اختلاف میں اٹھے وہ شیعہ آواز نہیں اور شیعت میں شدت پسندی کی کوئی گنجائش نہیں اور نہ ہی دہشت گردی کیلئے کوئی جگہ ہے۔ معروف ایرانی عالم دین نے کہا کہ موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے جموں وکشمیر میں اتحاد و اتفاق قابل فخر ہے جس کو برقرار ہی نہیں بلکہ محفوظ رکھنے کی ضرورت ہے۔ ایران اور کشمیر کے درمیان تعلقات مزید مضبوط بنانے پر زور دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ دونوں خطے ایک ہی ملت ہیں جن کے درمیان تعلقات اور بھی مضبوط کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ ان کے خطاب کا ترجمہ ہندوستان کے معروف شخصیت حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید تقی نقوی کر رہے تھے۔

پہلی نشست کے صدارتی خطبے میں ریاست جموں وکشمیر کے حج اور اوقاف کے وزیر سید فاروق احمد اندرابی نے کہا کہ رسول اکرمؐ عالمین کے قائد ہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ سردار انبیاء بنائے، ہماری کیا مجال کہ ہم اس کیلئے اصول وضع کریں۔ ان کا کہنا تھا کہ رسول کی رہنمائی کسی خاص قوم یا کسی خاص وقت کیلئے نہیں بلکہ ان کا پیغام رہتی دنیا اور زمان ومکان سے بالاتر ہوکر ہر حال میں معنویت رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کا لیڈر ہونے کیلئے جن شرائط کا ہونا ضروری ہے، وہ سب آپؐ میں موجود تھیں اور رہیں گی۔ انہوں نے مذہب اسلام میں امن اور آپسی بھائی چارے کی اہمیت کو اجاگر کیا اور لوگوں سے تاکید کہ وہ پیارے نبیؐ کے مقدس نقش قدم پر چل کر اپنے دین و دنیا کو سنواریں۔ فاروق اندرابی نے موجودہ حالات پر تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس بدامنی کے دور میں ہم ان گنت مسائل کا سامنا کر رہے ہیں، یہ امریکہ کی کارستانیاں ہیں جو مسلمان کو مسلمان کے خلاف پیش کر رہا ہے، پیسے بھی اس کے اور ہتھیار بھی اس کے لیکن داغ مسلمان کے چہرے پر۔ انہوں نے کہا کہ اسلام میں داعش جیسوں کی کوئی جگہ نہیں۔ انہوں نے مسلمانوں میں اتحاد پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ٹرمپ کے فیصلے پر ہمارے دل مجروح ہیں۔ ان حالات میں ہمیں سیرت طیبہ کو اپنے لئے مشعل راہ اپنانا چاہیے اور اس بات کا مطالعہ کرنا چاہیے کہ پیغمبر اسلامؐ نے کیسے فتح مکہ حاصل کی اور فتح کے بعد دشمن کیلئے بھی عام معافی کا اعلان کیا جس سے بہترین نمونہ کہیں اور نظر نہیں آئے گا۔ تاہم انہوں نے کہا کہ مسلمانوں میں اتفاق نہیں اور صرف ایک ملک جذبہ ایمانی کے ساتھ کھڑا ہے۔ دنیا دیکھ چکی ہے کہ امریکہ کے جہاز کیسے گرائے اور اس ملک سے امریکہ کو روحانی جذبے سے جواب ملتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم رسول اسلام کی تعلیمات پر عمل کریں تو دنیا کی کوئی طاقت ہمیں زیر نہیں کر سکتی اور اللہ سب سے بڑا طاقت ور ہے جو اس کا ہو جائے ساری دنیا اس کی ہو جاتی ہے اور جو اس سے کٹ جائے تو سب اس پر سوار ہو جاتے ہیں۔

دوسری نشست کے صدارتی خطبے میں سابق وزیر آغا سید روح اللہ مہدی موسوی بڈگامی نے پیغمبرؐ (ص) کی سیرت طیبہ پر روشنی ڈالی اور اتحاد امت کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ استعماری قوتیں مسلمانوں کی طاقت کے شیرازہ کو خراب کرنے کیلئے سازشیں انجام دے رہے ہیں جن کو ناکام بنانے کیلئے ہمیں اپنے صفوں میں اتحاد، بھائی چارہ اور ایک دوسرے کو برداشت کرنے کیلئے کوشش بڑھانی چاہیے۔

کشمیر سے تعلق رکھنے والے نوجوان عالم دین اہل سنت مولانا پیر سید اشفاق بخاری نے ٹرمپ کے فیصلہ کی کڑی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کا قبلہ اول اور قبلہ دوم دونوں ہی خطرے میں ہیں جن کو بچانے کیلئے حزب اللہ نے کمر کس لی انصار اللہ اور ولایت فقیہ کی اس طاقت کا مظاہرہ کرو جس سے طاغوت خوف کھاتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ نماز ہاتھ کھول کر پڑھے یا باندھ کر پڑھے پر مت جھگڑو بلکہ اب امریکی عزائم کے بارے میں فکر کرو جو ہاتھ ہی کاٹنے پر تلا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے ہی اتحاد کی ضرورت ہے اور مسلمان متحد ہوکر قبلہ اول کے غاصبین کا مقابلہ کریں۔

ہندو سکالر سوامی سارنگ نے کہا کہ کوئی بھی مذہب ایک دوسرے کے خلاف نفرت نہیں سکھاتا اور اسلام تو ہے ہی امن وسلامتی کا دین ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں یہ دیکھ کر تشویش ہوتی ہے کہ گنگا جمنی تہذیب کہلانے والے ملک ہندوستان کا نوجوان کس سمت چل پڑا ہے۔ گرودوارہ پربندھک کمیٹی پونچھ کے صدر سردار نریندر سنگھ نے کہا کہ سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ تمام مذاہب کے ماننے والے اپنے اپنے مذہب کے اصل پیغام کو نہیں سمجھ پائے اور اسی وجہ سے آپس میں رنجشیں اور نفرتیں ہیں۔

کانفرنس سے مولانا شیخ غلام رسول نوری، مولانا شیخ محمد صادق رجائی، شیخ ناظر المہدی، مولانا سید مختار حسین جعفری، شیخ ناصر علی ناصری، مولانا نامدار عباس، مولانا سید محمد علی محسن نقوی، مولانا سید محمد رضا غروی، مولانا سید جلال حیدر نقوی، مولانا مرزا عمران، مولانا سید کرامت حسین جعفری، مولانا سید محمد کوثر جعفری، مولانا سید سجاد حیدر صفوی، مولانا سید زوار حسین کربلائی، مولانا سید ثمر کاظمی، مولانا سید صفدر حسین، مولانا سید نذیر حسین جعفری، ممبر اسمبلی کرگل اصغر کربلائی، قانون ساز کونسل کے سابق ڈپٹی چیئرمین جہانگیر حسین میر، چودھری طالب حسین ایڈووکیٹ وغیرہ نے بھی خطاب کیا۔ اس کانفرنس میں ہزاروں کی تعداد میں فرزندان توحید نے شرکت کی۔ اس دوران خطبہ استقبالیہ فیڈریشن کے صدر عاشق حسین خان جبکہ شکریہ کی تحریک فیڈریشن سرپرست اعلیٰ مولانا سید مختار حسین جعفری نے پیش کی۔ اس دوران نظامت کے فرائض سید فدا حسین رضوی نے انجام دیئے۔ کانفرنس میں ریاست بھر سے تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے لوگ موجود تھے۔

نہج البلاغہ کی اہمیت اور ضرورت

مرجع عالیقدر آیت اللہ العظمیٰ سید علی سیستانی کی نگاہ میں...

"ولایت ٹائمز" نے مرجع عالیقدر آیت اللہ العظمیٰ سید علی سیستانی (دامت برکاتہ) کی آفیشل ویب سے نقل کیا کہ ایک سوال کے جواب میں حضرت آقا نے نہج البلاغہ کی اہمیت اور ضرورت بیان فرمائی جس کا متن قارئین کی خدمت میں پیش ہیں:

السلام علیکم و رحمة الله و برکاته!

بسم الله الرحمن الرحیم

اس کتاب شریف میں مولانا امیر المومنین (ع) کے کلام میں سے جو کچھ بھی وارد ہوا ہے وہ اللہ اور اسکے نبی مصطفیٰ (ص) کے کلام کے بعد بلند ترین کلام شمار ہوتا ہے۔ چونکہ اس میں غور و فکر کرنے اور کائنات کی حقیقت اور اس میں تامل کا فطری منہج بیان ہوا ہے۔ اصول اسلام اور اسکے معارف اور حکم زندگی کی وضاحت ہے اور ایسی سنتوں و سیرتوں کا بیان ہے کہ جن کو بنیاد قرار دیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ نفس کے تزکیہ اور اسکی ریاضت کا بھی بیان ہے۔ اس میں مقاصد شریعت اور وہ چیزیں کہ جن پر احکام کی بنیاد ہے واضح کردی گئی ہیں۔ اور حکمرانی کے آداب و شرائط و استحقاق کی یاد دہانی بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کی ثنا، اور اسکے سامنے دست دعا، پھیلانے کے اسلوب کی تعلیم بھی دی گئی ہے اور اسکے سوا اور بھی بہت کچھ ہے۔

جیسا کہ ایک جہت سے یہ کتاب تاریخ اسلامی اور جو حادثات بعد نبی (ص) خاص طور پر خلافت امام (ع) میں واقع ہوئے ان سب کا ایک سچا آئینہ ہے اسی طرح اس میں امام کی سیرت حیات، انکے اخلاق و عادات، انکے علم و فقہ کی جوانب بھی متضمن ہیں۔ یہ کتاب کھلی دعوت ہے تمام مسلمانوں کے لیئے تا کہ وہ اپنے امور دینیہ میں کسب نور کریں اس کتاب سے سیکھیں اور اپنا تزکیہ کریں۔ اور بالخصوص نوجوانوں کو اسکے مطالعہ کے ذریعے اس میں تدبر سے اور اسے کسی حد تک حفظ کر کے اس کتاب کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ بہت ہی مناسب ہے ان لوگوں کے لیئے جو محبت امام (ع) کا دعویٰ کرتے ہیں اور تمنیٰ کرتے ہیں کہ کاش وہ امام (ع) کے زمانے میں ہوتے تو خود امام (ع) کے مواعظ کو سنتے ان کی ہدایت سے سرفراز ہوتے اور انہی کی نہج پر گامزن ہوتے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ یہ سب کام اس کتاب کی تعلیمات کی روشنی میں انجام دیں۔ بیشک جیسا کہ امام (ع) نے جنگ جمل میں فرمایا تھا کہ یقیناً انکے ساتھ اس جنگ میں وہ لوگ بھی حاضر ہو گئے ہیں کہ جو ابھی مردوں کے صلبوں اور عورتوں کے رحموں میں موجود ہیں۔ امام (ع) کی مراد وہ لوگ تھے کہ جن کی صدق نیت کو خدا نے جان لیا تھا کہ وہ امام (ع) کے ساتھ ان کے زمانے میں حاضر ہونے اور انکی اقتداء کی تمنا رکھتے ہوں گے اور یہی وہ لوگ ہوں گے جو ان کے اولیاء کے ساتھ اس دن محشور ہوں گے کہ جب ہر انسان کو اس کے امام کے پیچھے محشور کیا جائے گا۔ ایسا فقط اسلئے کہ وہ لوگ جس حق کو پہچانتے ہوں گے اس پر عمل کرنے میں شبہات کے بہانے نہ تلاش کرتے ہوں گے اور نہ ہی امام (ع) سے تعلق کی خالی کھوکھلی تمنا سے اپنی زیب و زینت کرتے ہوں گے۔ مسلم حکمرانوں کو چاہیئے کہ امام (ع) نے ان جیسوں کے لیئے جو ذمہ داری بیان کی ہے اس کی تطبیق کریں، آثار امام (ع) کی پیروی کریں اپنے اعمال و سلوک میں امام (ع) کے نشان قدم پر چلیں، اور اپنے آپ کو امام (ع) کے والیان امر و عمال کی طرح تصور کریں تا کہ خود ان پر ظاہر ہو جائے کہ وہ نہج اور اسوہ امام (ع) سے کس قدر دور ہیں۔

ہم اللہ اعلیٰ القدیر سے دعا گو ہیں کہ ہم سب کو بدست خود احتیاج بدی و اجتناب صوتی کی راہ پر گامزن کردے کہ بیشک وہی ولی التوفیق ہے۔

علی الحسینی السیستانی (۲۴ رجب ۱۴۳۳ھ)

اسرائیل کے قیام پر علامہ اقبال کا بیان

مسلم لیگ کے تاریخی جلسہ عام بمقام لاہور موچی دروازہ 26 جولائی 1937ء کو پڑھے گئے بیان سے اقتباسات

"میں آپ لوگوں کو اس امر کا یقین دلاتا ہوں کہ عربوں کے ساتھ جو ناانصافی کی گئی ہے میں اس کو اسی شدت سے محسوس کرتا ہوں جس شدت سے ہر وہ شخص اسے محسوس کرتا ہے جسے مشرق قریب کے حالات کا تھوڑا بہت علم ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ابھی پانی سر سے نہیں گزرنے پایا اور انگریز قوم کو بیدار کر کے اس بات پر آمادہ کیا جا سکتا ہے کہ وہ ان وعدوں کو پورا کرے، جو اس نے انگلستان کے نام پر عربوں کے ساتھ کیے تھے۔ مسلمانان عالم کو چاہیے کہ پوری بلند آہنگی کے ساتھ اعلان کریں کہ..... اس معاملے کا تعلق صرف فلسطین تک محدود نہیں، بلکہ وہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک پورے عالم اسلام کو بری طرح متاثر کر رہا ہے۔ اگر تاریخی پس منظر کو سامنے رکھ کر اس کا مطالعہ کیا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ یہ معاملہ خالصتاً اور کلیتاً مسلمانوں کا معاملہ ہے۔ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جب حضرت عمرؓ بیت المقدس تشریف لے گئے تھے اور اس واقعے پر بھی آج تیرہ سو برس کا عرصہ گزر چکا ہے تو ان کی تشریف آوری سے مدتوں پہلے یہودیوں کا فلسطین کے ساتھ کوئی تعلق باقی نہیں رہا تھا یہودیوں کو فلسطین سے زبردستی نہیں نکالا گیا تھا بلکہ جیسا کہ پروفیسر ہاکنگری کی رائے ہے، وہ اپنی خوشی سے دوسرے ممالک میں چلے گئے تھے اور ان کے صحف مقدس کا بیشتر حصہ بھی فلسطین سے باہری قلم بند کیا گیا تھا۔

آج مسئلہ فلسطین کے بارے میں ایشیا کے تمام آزاد اسلامی ممالک کی حمیت و غیرت کا امتحان ہے خواہ وہ ممالک عرب ہیں یا غیر عرب۔ منصب خلافت کی تنسیخ کے بعد عالم اسلام کے لیے یہ پہلا بین الاقوامی مسئلہ ہے جس کی نوعیت بیک وقت مذہبی اور سیاسی ہے اور جس سے نبرد آزما ہونے کے لیے زمانے کی طاقتیں اور تاریخ کے تقاضے آزاد اسلامی ممالک کو پکار رہے ہیں۔

بہت ممکن ہے کہ یہی مسئلہ آگے چل کر ایشیا کے آزاد اسلامی ممالک کو اس اینگلو فرانسیسی ادارے سے جسے غلطی سے جمعیت اقوام کا نام دے دیا گیا ہے، اس قدر بدگمان و برگشتہ کر دے کہ وہ اپنے تحفظ کے لیے اقوام مشرق کی ایک علیحدہ جمعیت قائم کرنے کے امکانات پر غور کے لیے مجبور ہو جائیں"۔

میانمار میں صرف ایک ماہ کے دوران 6700 سے زائد مسلمانوں کا قتل

میانمار/ عالمی امدادی تنظیم میڈیسنز سانس فرنٹیئرز نے انکشاف کیا ہے کہ میانمار میں صرف ایک ماہ کے دوران 6700 سے زائد روہنگیا مسلمانوں کو قتل کیا گیا۔ اطلاعات کے مطابق بین الاقوامی امدادی ادارے میڈیسنز سانس فرنٹیئرز نے میانمار سے اپنی جانیں بچا کر بنگلہ دیش آنے والی روہنگیا مسلمانوں سے کی گئی بات چیت اور پناہ گزین کیمپوں میں کرائے گئے سروے کے نتیجے میں بتایا ہے کہ میانمار میں روہنگیا مسلمانوں کے خلاف ریاستی سرپرستی میں تشدد کی نئی لہر گزشتہ برس اگست میں شروع ہوئی تھی۔ تب سے اب تک 6 لاکھ 47 ہزار سے زائد روہنگیا مسلمان بنگلہ دیش نقل مکانی پر مجبور ہوئے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق میانمار کی فوج کی جانب سے پر تشدد واقعات میں 400 مسلمانوں کی ہلاکت کی تصدیق کی گئی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ 25 اگست 2016 سے ستمبر 2017 تک 9 ہزار سے زائد مسلمانوں کو قتل کیا گیا، ان میں کم از کم 6 ہزار 700 روہنگیا مسلمان صرف اگست 2016 میں قتل کئے گئے۔ قتل کئے گئے لوگوں میں پانچ سال کی عمر تک کے 730 بچے بھی شامل ہیں۔ ہلاک ہونے والے بچوں میں 59 فیصد فائرنگ سے، 15 فیصد کو زندہ جلا کر اور 7 فیصد کو تشدد کا نشانہ بنا کر قتل کیا گیا جب کہ دو فیصد بارودی سرنگوں سے جاں بحق ہوئے۔

مولانا سید تقوی کے انتقال پر مجلس علماء ہند سوگوار ہے: مولانا سید کلب جواد

نئی دہلی/ برصغیر ہند کے معروف عالم دین مولانا سید علی تقوی دہلی میں انتقال کر گئے۔ مولانا مرحوم مجلس علماء ہند کے سرپرست اور سابق صدر بھی تھے۔ مولانا سید علی تقوی مرحوم ایک مدت سے صاحب فراش تھے اور ادھر کچھ دنوں سے انکی طبیعت بہتر نہیں تھی۔ مولانا سید علی تقوی ایک برجستہ عالم دین اور خطیب تھے۔ ہندوستان سے تعلیمی فراغت کے بعد مولانا نے نجف اشرف کا رخ کیا اور اپنے زمانے کے جید مراجع کرام اور آیات عظام سے حصول علم کے بعد مولانا ہندوستان تشریف لائے۔ ہندوستان میں انہوں نے منبر ومحراب سے قومی خدمات میں اہم حصہ لیا اور ہر تحریک سے وابستہ رہے۔ مولانا مرحوم نے پچاس سال سے بھی زیادہ عرصہ تک کشمیری گیٹ واقع شیعہ جامع مسجد میں امام جمعہ کے فرائض انجام دیئے۔ مولانا مرحوم دہلی ونواح دہلی اور ہندوستان کی تمام مذہبی و سماجی تحریکوں سے وابستہ رہے۔ خاص طور پر دہلی میں قومی وملی مسائل کو حل کرنے میں مرکزی کردار ادا کرتے رہے۔ انکی بے لوث خدمات اور ایثار کی بنیاد پر عوام میں بے حد مقبولیت اور انکی شخصیت کا احترام تھا۔ مولانا مرحوم رہبر معظم آیت اللہ سید علی خامنہ ای مدظلہ العالی کے وکیل بھی تھے۔ مولانا سید علی تقوی کے انتقال پر مجلس علماء ہند کے جنرل سکریٹری مولانا سید کلب جواد نقوی نے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا سید علی تقوی ہمارے معاصر بزرگ علماء میں سے تھے۔ انکا انتقال قومی وملی خسارہ ہے۔ مولانا سید علی تقوی نے ہمیشہ تمام تحریکوں کی سرپرستی کی اور دہلی میں تحفظ اوقاف تحریک کے دوران انکی سرپرستی حاصل رہی۔ مولانا مرحوم ہمیشہ قومی وملی مسائل کو حل کرنے میں بے پناہ دلچسپی کا مظاہرہ کرتے تھے۔ وہ ایک مخلص، مشفق اور مصلح قوم تھے۔ انکی خدمات اور ایثار کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ انہوں نے ہمیشہ مجلس علماء ہند کی رہنمائی کی اور اپنے مفید مشوروں سے نوازتے رہے۔ مولانا نے کہا کہ مولانا سید علی تقوی مرحوم کی کمی کو قوم اور مجلس علماء ہند ہمیشہ محسوس کرتی رہے گی۔ مولانا کے انتقال پر مجلس علماء ہند سوگوار ہے۔ دہلی سے مجلس علماء ہند کے صدر مولانا سید حسین مہدی حسینی اور دیگر اراکین مجلس نے بھی مولانا سید علی تقوی کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا اور انکے پسماندگان کی خدمت میں تعزیت وتسلیت پیش کی۔ اسی طرح دہلی اور جموں وکشمیر کے علماء کرام اور مجلس علماء ہند کمیٹی نے بھی انکے انتقال کو قومی نقصان قرار دیا۔ مولانا سید علی تقوی مرحوم کے پسماندگان میں دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ مجلس علماء ہند انکے فرزندان خصوصاً مولانا سید محسن تقوی کی خدمت میں تعزیت وتسلیت پیش کرتی ہے۔ اللہ مرحوم کے درجات میں اضافہ کرے اور جوار ائمہ معصومین میں جگہ عنایت کرے۔

مولانا سید علی تقوی نیک سیرت،مجاہد حق کی شخصیت کے مالک تھے

نمائندہ ولی فقیہ ہند حاج آقای مہدی مہدوی پور کی تعزیت و تسلیت

نئی دہلی/ برصغیر ہند کی معروف مذہبی رہنما وامام جمعہ جامع مسجد کشمیری گیٹ دہلی مولانا سید علی تقوی کے انتقال پر رہبر معظم مسلمین جہان حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای کے برصغیر ہند کیلئے نمائندہ حجت الاسلام والمسلمین حاج آقای مہدی مہدوی پور کا تعزیت نامہ "ولایت ٹائمز" کے قارئین کی خدمت میں پیش خدمت ہے۔

بسمہ تعالیٰ

اناللہ وانا الیہ راجعون

عالم ربانی، مجاہد خستہ ناپذیر حضرت حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید علی تقوی امام جمعہ جامع مسجد کشمیری گیٹ کے ارتحال کی خبر سن کر بہت افسوس ہوا۔ مرحوم ایک جید عالم دین اور بہترین مبلغ تھے۔ مرحوم نے ستر سال سے زیادہ اپنی بابرکت عمر دین اسلام اور مذہب تشیع کی تبلیغ میں گذاری، انقلاب اسلامی ایران کے طرفدار اور زبردست مدافع تھے اور ہمیشہ حضرت امام خمینیؒ اور رہبر مسلمین جہاں حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای (دام ظلہ) کے افکار اور نظریات کو عام کرنے اور اسے لوگوں تک پہنچانے میں بہت جدوجہد کرتے رہے۔ نصف صدی تک شیعہ جامع مسجد کشمیری گیٹ میں امام جمعہ والجماعات کے فرائض انجام دیتے ہوئے مرحوم نے گرانقدر خدمات انجام دیں، مومنین مرحوم کے بیانات اور ہدایتوں سے بہت بہرہ مند ہوئے اور آپ کے کریمانہ اخلاق اور کردار کے شیدائی تھے۔ آپ دہلی میں مدرسہ جامعۃ الشہید کے موسس اور روح رواں تھے جس میں سینکڑوں شاگردوں نے تربیت پائی لہذا آپ کی وفات یقیناً ایک نقصان ہے جس کی تلافی ہرگز نہیں ہو سکتی لہذا میں اس عظیم مصیبت پر امام زمانہ (عج)، ہندوستان کے حوزات علمیہ، علماء اور آپ سے محبت کرنے والے مومنین، آپ کے اہل خانہ خصوصاً مرحوم کے فرزندان حضرت حجۃ الاسلام والمسلمین جناب مولانا سید محسن تقوی اور جناب سید نیر علی تقوی و جملہ احباء واقرباء کی خدمت میں تعزیت اور تسلیت پیش کرتا ہوں نیز خدا کی بارگاہ میں مرحوم کی مغفرت اور رحمت واسعہ کیلئے دعا گو اور پسماندگان واہل خانہ کیلئے صبر جمیل کا متمنی ہوں۔

مہدی مہدوی پور

نمائندہ ولی فقیہ ہندوستان (نئی دہلی)، 22آذر1396شمسی بمطابق 13دسمبر2017ء

کشمیر: قصابوں، سبزی فروشوں اور میوہ فروشوں کی طرف سے لوٹ و کھسوٹ کا بازار گرم

سرینگر/ سی این آئی/ وادی کے قصابوں، سبزی فروشوں اور میوہ فروشوں نے محکمہ امور صارفین وعوامی تقسیم کاری کی جانب سے مقرر کئے گئے نرخوں کو بالائے طاق رکھ کر لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم کر دیا ہے۔ کرنٹ نیوز آف انڈیا کے مطابق وادی کشمیر میں گوشت کی قیمتوں میں اضافہ کرتے کے غریب عوام کو اس نعمت سے محروم کرنے کی کوشش تیز کر دی گئی ہے۔ انتظامیہ کی جانب سے قصابوں، میوہ فروشوں اور سبزی فروشوں کے خلاف کوئی کاروائی عمل میں نہیں لائی جا رہی ہے جبکہ عوام کو بے بس اور مجبور کر کے ہر طرف سے لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم کیا جا رہا ہے۔ وادی کشمیر کو لوٹ کھسوٹ، رشوت خوری، بدعنوانیوں، گھوٹالوں، گھپلوں کی منڈی بنا کر رکھ دیا ہے۔ سرکار کو اعتماد میں لئے بغیر دکاندار قصاب، سبزی فروش، میوہ فروشوں کی جانب سے از خود ہی قیمتوں میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ وادی کشمیر کے اطراف واکناف میں گوشت بغیر اوجڑی کے 350 روپے فی کلو کے حساب فروخت کیا جا رہا ہے جبکہ بازاروں میں کھلے عام مہنگی مرغی، سبزیاں اور میوے مہنگے داموں فروخت کرنے کی کاروائیاں انجام دی جا رہی ہیں اور ان کاروائیوں کے خلاف انتظامیہ کی جانب سے عوام کو راحت دلانے کے سلسلے میں زمینی سطح پر اقدامات نہیں اٹھائے جا رہے ہیں۔ گوشت کی قیمت میں اضافہ کرنے کے بارے میں حکومت کی جانب سے کوئی کاروائی عمل میں نہیں لائی گئی ہے۔ سرکاری اداروں کے کارندے ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ پا رہے ہیں جس پر عوامی حلقوں نے شدید ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ وادی کشمیر میں قانون نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہ گئی ہے۔ دیدہ دلیری سے من مانگی قیمت پر میوہ، سبزی اور دیگر اشیاء ضروریہ فروخت کر رہے ہیں ان کے لئے سرکاری نرخنامے کی کوئی اہمیت نہیں ہے اور نہ ہی انہیں اس کی بازپرس کی جاتی ہے۔ کبھی کبھار محکمہ امور صارفین کے چیکنگ اسکواڈ دکانداروں کو دبوچ لیتے ہیں لیکن دیدہ دلیری سے ان کیلئے کوئی قانون نہیں ہے جس کے تحت ان سے بازپرس کی جاتی اور انہیں اس بات کا پابند بنایا جاتا کہ سرکار کی جانب سے اجراء کردہ نرخنامے پر ہی سبزی، میوہ جات فروخت کیا جائے۔

یروشلم کو اسرائیل کی دارالحکومت قرار دینے کا اعلان اسلام و مسلمین کیخلاف اعلان جنگ ہے: وسیم رضا

فلسطین کی آزادی یقینی بعض عرب ممالک کا استعمار حامی کردار افسوسناک

قم/معروف کشمیری دینی طالب علم نے یروشلم کو اسرائیل کی دارالحکومت قرار دینے کے ٹرمپ کے اشتعال انگیز فیصلے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے امریکی اعلان کو عالم اسلام کیخلاف جنگ اور خطرناک قرار دیا اور کہا کہ مذکورہ عمل مسلمانوں کو بیدار کرنے کیلئے بہترین موقعہ فراہم کرتا ہے۔ قم سے جاری ایک بیان میں المصطفیٰ انٹرنیشنل یونیورسٹی حوزہ علمیہ ایران کے نوجوان کشمیری دینی طالب علم وسیم رضا نے زور دیا کہ دنیا بھر میں مسلمانوں کو چاہیے کہ استعماری سازشوں کیخلاف متحد ہو جائیں۔ امریکی اعلان نے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح اور قبلہ اول کی تاریخی اہمیت کو پامال کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ سازش مشرق وسطیٰ میں ایک نئے بحران کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتی ہے اور دنیا جانتی ہے کہ امریکہ، اسرائیل اور اتحادی قوتیں مسلمان ممالک میں خونریزی اور امن کو درہم برہم کرنے کیلئے ذمہ دار ہیں۔ اسرائیل ایک قابض وناجائز ریاست ہے۔ امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ کا اعلان مظلوم فلسطینیوں کے حقوق کو کچلنے کا واضح ثبوت پیش کرتا ہے جس کے نتیجے میں دنیا بھر میں بے عربوں مسلمانوں کے جذبات مجروح ہو گئے ہیں۔ بیت المقدس کے اصل مالک فلسطینی ہیں، بدقسمتی سے بعض عرب ممالک کے حکمران امریکہ اور اسرائیل کے مفاد میں سازشوں کا حصہ دار ہیں جو قابل مذمت اور افسوسناک ہے۔ وسیم رضا نے کہا کہ یہ عمل امت مسلمہ کیلئے چشم کشا ہے اور مسلمانوں کو بیدار کرنے کا موقعہ فراہم کرتی ہے۔ آپسی اتحاد اور یکجہتی اسلام وانسانیت دشمنوں کو شکست دینے کا بہترین ہتھیار ہے۔

اسرائیل کی نابودی اور بیت المقدس کی آزادی کا وقت قریب: آغا سید اویس

سرینگر/ کشمیر کے موسوی خاندان کے نوجوان چشم وچراغ اور المصطفیٰ انٹرنیشنل یونیورسٹی حوزہ علمیہ قم کے دینی طالب علم آغا سید اویس عباس موسوی نے ایک بیان میں امریکی صدر کی جانب سے یروشلم اسرائیل کی دارالحکومت قرار دینے کے اعلان کی سخت الفاظ میں مذمت کی۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کی فضل وکرم سے بیت المقدس کی آزادی کا وقت قریب آ پہنچا ہے۔ امریکی صدر ٹرمپ کی اس اعلان کے بعد سے دنیا بھر کے لوگوں میں امید پیدا ہو گئی ہے کہ اتحاد کی طاقت سے قبلہ اول بیت المقدس کو آزاد کیا جائیگا۔ آخر کب تک ہم اپنی اس مقدس مقام کو صیہونی پنجوں میں قید دیکھتے رہیں گے۔ بیت المقدس وہ منزلت والی جگہ ہے جس کی طرف رخ کر کے ہمارے نبی رحمت العالمین (ص) اور اصحاب کرام سجدہ ریز ہوتے تھیں۔ ہم مسلمان یہ کیسے برداشت کرینگے کہ امریکہ اور اسرائیل جو کہ دشمن اسلام وانسانیت ہیں اپنے ناپاک نگاہ بیت المقدس پر جمائے رکھیں۔ اس مقدس مقام کو اسرائیل جیسے شرپسند، امریکہ کے اور خونخوار حکمرانوں کیلئے دارالخلافہ قرار دے کر ہماری دلوں پر جو ضرب لگا اس کا نتیجہ عنقریب بیت المقدس اور فلسطین کی آزادی کی شکل میں ظاہر ہوگا۔ ٹرمپ ابتداء سے تاحال اسلام دشمن رہا ہے وہ اپنے ناپاک افکار سے ہمارے مقدس مقامات کی توہین کرنے اور مسلمان کینہ پروری کی پالیسی پر گامزن ہے۔ صدیاں گذر جانے پر شاید ٹرمپ نے ابرہہ کا واقعہ بھلا دیا ہوگا جس طرح خداوند بزرگ نے ہاتھیوں کے لشکر کا حشر برپا کیا اسی طرح ہم بھی اللہ کی مدد سے امریکہ اور اسرائیل کا وہی حشر کرینگے۔ اور پوری دنیا اس بات کو یاد رکھے گی کہ جو بھی مقدس مقامات کی توہین کرنے کیلئے اقدامات اٹھائے گا اس کی قبر اسی مقام پر بنائی جائیگی۔

Saudi Blockade on Yemen;

A Humanitarian Catastrophe

Mohammad Iqbal Mir

United Nations Humanitarian Air Service (UNHAS) should be allowed to continue without any impediment.India who is not a member of OIC but has a right to intervene and ease the escalation of situation as it also gets influenced by this blood-shed war, because recently 51 Yemenis came to India for treatment.

Saudi Arabia imposed a land, sea and air blockade on the country which is called catastrophe on humanity. UN has warned of "the largest famine the world has seen for many decades" there if the blockade is not lifted. The Saudi Arabia has justified the blockade that it is imposed after a long-range missile from Yemen was intercepted near Riyadh airport in the beginning of November, was aimed at preventing the Houthi from smuggling in weaponry. More than ten thousand people has been killed, three million Yemenis have also been displaced, 17 million people depended on external aids, living **situation in the impoverished country is very challenging, where millions of Yemenis are threatened with the fatalistic challenges of diphtheria, and other preventable diseases.**

Some 2,100 people have died of cholera since April as hospitals struggle to secure basic supplies across the country. The International Committee of the Red Cross (ICRC) has said that the Saudi blockade has left five cities in Yemen running out of clean water due to a halt in the import of fuel needed for pumping and sanitation, warning of "a renewed cholera outbreak." **Saudi Arabia's ongoing blockade on Yemen drives 500 children into malnutrition every week, and** creating humanitarian misery for millions of Yemenis.

The United Nations Office for the Coordination of Humanitarian Affairs in the Yemeni capital, Sana'a, has reported **that a total of 32 flights to Yemen have been canceled since the regime in Riyadh ordered a tightening of the blockade of the impoverished country.** It is absolutely essential that the operation of the United Nations Humanitarian Air Service (UNHAS) should be allowed to continue without any impediment. It requires intervention of not merely the International Community but also the organization of Islamic countries (OIC) simultaneously to be pragmatic with regard of Yemen blockade, irrespective of sectarianism and regionalism. India who is not a member of OIC but has a right to intervene and ease the escalation of situation as it also gets influenced by this blood-shed war, because recently 51 Yemenis came to India for treatment.

IRAN, SAUDI ARABIA AND USA

The ongoing tussle of regional supremacy between Iran and Saudi Arabia escalates the line of sectarianism supportive to their belongings, loyalty cards are being distributed and assured of. With the advent of King Salman who is known by his internal reform initiatives simultaneously his external power is seen to be declined be it, Qatar, Syria, Turkey, Yemen or now Lebanon. Saudi is still a failure, because it only controls a little Aden south of Yemen where the Sunnis are in majority and Saana its capital is under Houthi control. Yemen lacks a functional government. The Houthi movement, which champions Yemen's Zaidi Shia Muslim minority and fought a series of rebellions against Mr. Saleh during the previous decade, took advantage of the new president's weakness by taking control of their northern heartland of Saana province and neighboring areas. **They are** loyal to the internationally-recognized government of President Abdrabbuh Mansour Hadi and those allied to the Houthi rebel movement.

Former president Barak Obama offered support to Saudi Campaign against Yemen and its inscrutable legacy is still being carried out by the Donald Trump giving nod of genocidal war against the latter. Israel is also not lagging behind to avail the benefits of the rift between the Tehran and Riyadh, by coming and forming an alliance of anti-Iran brazenly. The former has left no stone unturned to destabilize the West Asia and especially tried harder to strangulate Iran entirely but the latter's potential and strategic power is unequivocal.. The USA is excusing itself by not ratifying the historic Nuclear Deal which was signed between the Islamic Republic of Iran and P5+1 in 2015, where the former pledged all sanctions will be annulled against latter, probably the world knows that it is Saudi's and Israel's influence upon which Trump does dance accordingly. There is also a formidable alliance of Iran-Russia-China and perhaps the welcome of lateral entry Pakistan forms the nuclear power alliance against the former. Geo-politics is hardly a zero-sum game. American influence is declining and china with global ambition has a capacity to replace USA. Coming back, Saudi though eventually announced to ease the blockade but easing is no more a solution but a prolonging suppression for Yemen.

The reopening of the Hudaydah port and the Sana'a airport for humanitarian aid is not merely required to be eased but Riyadh should keep itself away from any kind of intervention and act to conciliate the Houthis in internationally recognized country's internal affairs. Indeed Politics without morality becomes a dirty game.

Author hails from Budgam, (J&K) and pursuing Masters in Sociology at Jamia Millia Islamia New-Delhi (India) and can be reached at miriqbalmir7@gmail.com

Intricacies After Biting The Dust

BY AL-HUSSAINI

Oh! The arrival at death's door, all frightful stage
There Soul extraction queer, all deplorable image.
Angel of death, his facial appearance, all terrible gait
Prosaic taking out of soul, as seems filled with hate.
Then my body budging as sky burden while ablution
Ouch! Thoughtfully ablute my limbs without squeezing.
O! Carrying coffin but of jolts ,you crowd take care
As my broken limbs pulled , making me pour tear.
Hellish deeds to be revealed, there nobody to save
Puts this peccant in trouble when closure of grave.
The roofing was as covered with burdensome sky
My shouted wails rebound with naming me as sly.
I all in despondency as the sheltered the dark grave
Gloominess & darkness besiege me, no one to pave.
And furious angles' questioning with igneous face
Oh! Their Eyebrows as spears with ferocious pace.
For salvation, cry in the wilderness my yelling there
Igneous lances zip mouth, make me break into tear.
The chat of deeds divulge itself as I the deaf-mute all
Dark surroundings' dreadful responds make me fall.
Oh! myself an alien, forgotten to my family outside the grave
As their hand flicking after Fatiehah, seems they waive.
Now you the compassionate Allah, mercy me there
Their frightful demeanour to account ' Ali' can't bear.

Bemina ,Khumani Chowk (Kashmir)
rather3434@gmail.com

Read & Recommend

WILAYAT TIMES

is available at all leading news agencies of Kashmir and online readers can visit
www.wilayattimes.com

Sheikh Ibrahim Zakzakay:

The man who shapeup the Nigerian nation with truth, justice and unification.

Farhan Irshad

In the name of Almighty Allah, the most gracious, the most compassionate and the most Merciful. All glorification and praises to Allah who bestow power to my pen to write-down my sentimental thoughts about the great Cleric and Islamic icon of Nigeria, Shiekh Ibrahim Zakzaky.

Sheikh Ibrahim Zakzaky, the great and extraordinary pious servant of Allah was born on Tuesday 15th sha'aban 1372H (5th May 1953). Shiekh Zakzaky is a man of outstanding knowledge, sublime patience and the real follower of Islam who has sacrificed all his evens and odds of life for the sake of truth. He has revolutionized the land of Nigeria that was fully over casted by the clouds of ignorance.

Sheikh Zakzaky is the most oppressed personality in the Nigerian history. Shiekh Ibraheem Zakzaky, the founder and leader of the Islamic movement in Nigeria, started "Real Deen Muhammad (S)" alone in Nigeria in late 1979 after the Iranian revolution. Sheikh Zakzaky started spreading Islam at the Ahmadu Bello University Zaria. Where he obtained the first class Degree at the University. The Degree was denied to him due to his Islamic activities at the University. The Islamic movement in Nigeria started from the handful of Nigerians to hundreds and now millions of people and Christians were accepted to follow the Islam propagated by Ahlebayat (Pbut), under the leadership of Sheikh Ibraheem Zakzaky. People are understanding the movement and are participating fully in the movement. Sheikh Ibraheem Zakzaky, advocated for peace, justice and unity among Nigerians, irrespective of their religion and tribe. Sheikh Zakzaky stood and fight against the injustice, tyranny and corruption in Nigeria being carried by Nigerian politicians. Due to sheikh Zakzaky's movement and large numbers of his followers whom they are joining the movement, Nigerian Government fear Sheikh Zakzaky and his followers. Sheikh Zakzaky detained severely in Nigerian prisons since when the Islamic movement started in Nigeria. Both civilian and military regime in Nigeria detained sheikh Zakzaky for almost 9 years in prison due to his struggle for justice among all Nigerians and for supporting the oppressed Palestinians.

Taking a glance at the demolition perspective, after the Nigerian army callous attack at Hussainiyyah Baqiyyatullah Zaria, the monumental building (Hussainiyyah) was notoriously vandalized ordered by the President (Murderous Buhari and his apathy, Gov. Nasir el-Rufa'i) of Kaduna. House of the leader Sheikh Ibraheem Zakzaky had been burnt and eventually razed down by same afore mentioned culprits. This is in addition to the Fudiyyah Islamic centre Zaria, Dambo village and its cemetery were demolished. During this shocking crime, thousands of innocent brothers and sisters of the peaceful Movement were exterminated. Hundreds were being in incarceration. On July, 2014, Nigeria army attacked the international Quds day procession in Zaria, Nigeria, in which 34 members of the Islamic movement in Nigeria were brutally killed including 3 sons of sheikh Zakzaky. In less than 2 years after the Quds day massacre, Nigerian evil tyrant Buhari sent heavily Nigerian army to Zaria, where they brutally murdered 1000+ unarmed, peaceful, and defenseless followers of Islam including men women and infants. Innocent people in Nigeria were burnt alive and wickedly their dead bodies were dumped in single mass grave to hide the physical evidences of the massacre. Another three (3) sons of Sheikh Zakzaky were brutally killed in his presence and dumped in mass grave. Shiekh is the man who has seen his children by his eyes ruthlessly assassinated by the army with the directions of Nigerian govt.

Shiekh ones said in an interview with American Journalist that "our weapon is positive reasoning, truth and good conducts. Guns are for the reckless and foolhardy .We have been conducting our affairs peacefully, calling people to the truth for the last 36 years. So you cannot come overnight and attribute violence to us, that we now resort to killing people. This is impossible. We save lives, not kill them."

Zakzaky and his wife was arrested in December 2015, during a three-day encounter in which the Nigerian army stands accused of killing hundreds of members of the Movement in the northern city of Zaria in the state of Kaduna. The IMN calls it a massacre. Sheikh Zakzaky himself and his wife were shot severely and detained illegally for two (2) years incommunicado with life threatening injuries. His one eye was totally lost and the remaining eye is in dire need of urgent medical attention. Still today Sheikh Zakzaky and his wife are still remains unlawfully incarcerated by the Nigerian government since December, 2015, and have remained there illegally detained, despite the federal high court ruled that the continue illegal detention of Sheikh Zakzaky and his wife is illegal and unconstitutional, He must to be free unconditionally, but Nigerian government refused to obey the court order. Sheikh is still languishing in illegal detention for no other reasons than his religious views. The leader of IMN is being held illegally by the Nigerian government in flagrant violation of a federal high court demanding his immediate release. On December, 2015, the dark day for ever in the history of the Islamic movement in Nigeria, sheikh Zakzaky' Nephew and 70+years sister were also brutally killed. Till yet none of the perpetrators of the genocidal crime has been brought to justice. Federal Government must realize that the world of Humanity and peoples with humanity to them are paying attention to its human rights violation record, which is the worst ever in the Nigerian history. In Sha Allah One day justice will be done to Sheikh Zakzaky his wife and all the IMN members In Nigeria. Members of the Islamic movement in Nigeria in all their peaceful protest in Nigeria are reiterating their stance for the immediate release of Sheikh Zakzaky and his wife alongside hundreds of sheikh Zakzaky's followers who have been illegally detained after they survived guns shot.

Requital of Billions of Naira to the Notorious Biafran Militants Clearly Shows President Buhari's Political Bias, Oppressiveness and prejudiced stance towards Sheikh Zakzaky's Case:

Leader of the Movement and his wife who were being in DSS (department of state security) confidential custody had since been ordered to be released by a federal high court, after a one hearing before its desk. The court had acquitted Sheikh Sheikh Ibrahim Zakzaky of any crime and ordered his release within 45 days ultimatum with 50 millions Naira each as a requital for the damages committed by Nigerian army, but all of a surprise, the murderous President Buhari because of his prejudiced nature towards the Islamic Movement, has turned deaf ears to this order, and to the incessant individual and grouped calls made to release the innocent and oppressed Sheikh,. In addition, this stand to reason why the late President 'Yar'adua's administration created the so-called Ministry of Niger Delta and salaried them in order to lay dawn their arms. It could vividly be remembered that, during the late 'Yar'adua's administration, it became a matter of pride to the extent that it was been aired through mainstream media the laying down of arms of Niger Delta militants.

Before I raise off my pen, I would like to remind the right thinking Nigerians of the irreparable damages committed by President Buhari's administration on Islamic Movement in Nigeria. The World has testified the unarmed nature of the Movement. The World has testified the thousands of lives lost during the armies' coordinated attack on December 2015 in Zaria. Many families were forced to aberrant orphanage. The World particularly Human rights watch have testified that, Islamic Movement in Nigeria is neither terrorist nor armed sects of faithful. But why the President Buhari's administrations drawn red line for all and out war with this peaceful and unarmed sects of people? Why he turned deaf ears to their demand as citizens and as Nigeria being a political government? Why he refused to obey court order regarding the affairs of the oppressed Sheikh Ibrahim Zakzaky?

In a final note, not being paid the compensation for the irreparable damages committed by army, as order by the federal high court, to free Sheikh Ibraheem Zakzaky and his wife is the one and only demand being called by peaceful followers of this oppressed Scholar. His deafness act regarding Sheikh Zakzaky and deep concerned on these notorious Biafran militants has clearly showed the level of his prejudiced nature towards this peaceful Movement and inexperienced political bias right under the watchful eyes and listening ears of right thinking Nigerians.It's here to mention that more than 1 and half crore people accepted Islam by the propagation of Sheikh Ibrahim Zakzakay.

In the long run, we remain painstaking regarding the demand for the release of our leader Sheikh Ibraheem Zakzaky and family and members of IMN.The need of the hour is that the Muslims all over the world should peacefully protest against the Nigerian govt to release Shiekh as soon as possible. He is that personality who earned people's respect and adoration. His types can effectively lead a Nation. He is indeed a factor of national unity in Nigeria. I will never stop calling for his unconditional release. He should also be allowed to have access to best medical attention immediately as he is in critical condition.

At the conclusion, let us raise our hands together and pray to Allah for the speedy recovery of Shiekh and for his release from brutal and wicked hands.

Author hails from Labertal Budgam of Kashmir and can be Reached at irshadhussain445@gmail.com.

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;R.N.I No:JKBIL/2015/6342
Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar (J&K);Adms.Office:Natipora Sgr; Printed at:Khidmat Offeset,Abi Guzar The Bund,Srinagar;
Contact:+91-9419001884;Email:editorwilayattimes@gmail.com; Website:www.wilayattimes.com

2nd Year of Publication

Srinagar

Weekly

WILAYAT TIMES

The Student of Govt.Middle School Patwaw Budgam Kashmir namely Adil Ali Rather is suffering from acute leukemia (Blood Cancer)and is undergoing treatment at SKIMS Soura .He belongs to poor family and cost of treatment is huge which is beyond the reach for his family .Kindly help him to save the precious life.

Account No:0078041000002207,IFSC:JAKA0MAJLIS

JK Bank Budgam Kashmir,

M.No:+91-9622757732

Vol:03 | Issue:36 | Pages:08 | 18th December 2017 to 24th December 2017 | Rs.5/-

JK Bank Chairman: Time to recognise Journalism as viable economic sector

Launched Sahafat financial scheme for state.

WILAYAT TIMES REPORT

Jammu:The Jammu and Kashmir Bank chairman Parvez Ahmad on Thursday launched special financial scheme for print and electronic media journalists of the state. The scheme will enable journalists to buy cameras, laptops, tablets and books. The minimum loan amount for the purpose has been fixed as Rs 50 thousand while as the maximum cap is Rs 3 Lac.

According to the Media Reports, speaking on the occasion, JK Bank Chairman Parvez Ahmad said that the time has come when apart from empowering the state government employees; financial assistance is needed to be provided to the other sections of the society as well.

Hailing the courage of the journalists working in the state, Parvez said that the present scheme is a mere beginning and much more is about to follow. "The kind of courage, zeal and enthusiasm shown by the journalist fraternity over a period of time, it is time to recognise this sector as a viable economic sector and make it financially comfortable," Parvez said.However, he added, "I would like to request every one present here to please cooperate with the bank to make this product successful."The JK Bank chairman maintained that it is high time to understand that state's premier financial institution should not confine empowerment schemes to the state government employees only. "We have developed the mindset of securing our advances through the guarantees of the state government employees. If we see the other sections of the society, they have not been financially empowered because of not having the regular income from the state government or from the public financial institution," Parvez Ahmad said.The chairman stated further that as JK Bank has the vision to develop each and every section of the society, then it is needed to empower all sectors of the state.

Winter Sports begins in Gulmarg

Srinagar:The winter sports event organised by Department of Tourism started at Gulmarg with the Snow Shoe run and skiing. Director Tourism Kashmir Mahmood A Shah flagged off the run near ski shop in Gulmarg and the athletes ran 7km on the beaten track.The event was organised by Snowshoe Federation of India in collaboration with J&K Tourism. Thirty two athletes took part in snowshoe running that involved total of 7 kilometers snowshoeing. Later Director Tourism also flagged off skiing at the slopes marking the beginning of the winter sports in Gulmarg.Large number of locals and tourists had turned up at Gulmarg to witness snow capped meadows and also enjoy skiing.Speaking on the occasion, the Director Tourism said Gulmarg is a major tourism attraction which receives tourists from all over the globe.He said the department is organizing more activities including snowboarding, ice-staking, heli-skiing besides musical events during winter months to attract tourists. Director Tourism Kashmir said the tourist's footfall has increased with the recent snowfall and more bookings are expected on Christmas and also on New Year.

"We are not only promoting Gulmarg but also Pahalgam as a winter sports destination where winter sports activities like skiing and ice-climbing from December 31, have been planned " said Director.

Kupwara youth dies in crossfire, probe ordered

Jammu:A civilian was killed when the Army allegedly fired at him during an ambush laid down last night to trap militants in a remote village of Kupwara district of Kashmir, the police said.However, the Army said the victim identified as Asif Iqbal Bhat, 22, a resident of Thandipora village, was killed in the cross-firing between soldiers and militants, a claim refuted by locals. Following fierce clashes in the village that left at least eight policemen, including Kupwara Superintendent of Police injured, the police registered a case and took up the investigation, a police official said. The authorities suspended internet services in a few major towns of the district to prevent protests from spreading further. The family alleged that the Army killed Asif, a driver by profession, in cold blood. According to them, the slain left home around 10.20 pm after a local resident of adjoining Batpora village requested Asif's father on phone to send him with a vehicle to pick him up from there."He left home and after just a few minutes we heard a volley of gun shots. Army said the civilian was killed in the cross-firing. An FIR has been lodged in Kralpora police station and investigations taken up.

"From dankness to light"

IDHRA LIBRARY IMAM ZAMAAN (A. S.) LABERTAL BUDGAM KASHMIR

"To be carried out in accordance with the Islamic Shariah

Objectives:(1)Help people (especially youths of our community) to carry out Islamic activities in pursuance of Islam as a complete way of life. (2)Provide funeral, burial and cemetery facilities to Muslims.(3)Propagate and promote Islam and to publish Islamic books, literature and to maintain a library for these purposes.(4)Carry out religious and charitable acts including helping the needy families.(5)Strengthen fraternal bonds and brotherly relations among Muslims.(6)Initiates and devise effective programs and projects for the promotion of Islamic da'awa and dissemination of Islamic knowledge both among Muslims and non-Muslims.

"Your cooperation and judgement is our pleasure". We proudly and loudly invite all the youths to taste this excellent opportunity and get all types of Islamic books (specially Faqa jaffri) to read free without any cost. Register yourself and be the member of this Islamic library.For registration details your may visit us at Idhraimamzamanlibrary@gmail.com Or Feel free to call at 7298203436/ 8825099960